بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd S. No/411

پورٹ بکس ۳۹۴، کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۲ ر ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۵ | ۹ احسان ۱۳۳۲ ہش ۹ جون ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۶

میں اور پنڈت نہرو انگلو مصری تنازعہ جلد از جلد طے کرنے کے لئے اپنا اثر استعمال کرنے کی کوشش کرینگے

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کی پریس کانفرنس

لنڈن ۸ رجون۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے آج لنڈن میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میں اور پنڈت نہرو نے دو ملاقاتوں میں دونو ملکوں کے جھگڑوں کے بارے میں عام بات چیت کی۔ اصل معاملوں پر تفصیل سے بات چیت نہیں ہوئی۔ ہم دونوں پھر ملیں گے۔ لیکن تفصیلات پر بحث نہیں کریں گے۔ لنڈن سے واپسی کے بعد کراچی میں ہم دونوں کی جو ملاقات ہوگی۔ اس میں تصفیہ طلب مسائل کا تفصیل سے جائزہ لیا جائے گا۔ آپ نے دولت مشترکہ کے نامہ نگاروں کی پریس کانفرنس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ دونوں ملکوں کے جھگڑوں کے تصفیہ کے لئے سیاسی فضا سازگار ہے۔ اور اس سے جھگڑوں کو طے کرنے میں مدد ملے گی اس وقت دفاع پر بڑی بڑی رقمیں خرچ کرنے کی بجائے انہیں ترقی کے منصوبوں کے لئے خرچ کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ (باقی ص۸ پر)

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۷ رجون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

کوریا میں جنگی قیدیوں کے تبادلے کے بارہ میں اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کے درمیان سمجھوتہ پر دستخط ہوگئے

قیدیوں کی نگرانی کے لئے پانچ غیر جانبدار ملکوں پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کیا جائیگا

پن من جوم ۸ رجون۔ کوریا کی صلح کی بات چیت میں اقوام متحدہ کے اعلیٰ نمائندہ سے لیفٹیننٹ جنرل ھیریسن اور کمیونسٹوں کے اعلیٰ نمائندہ جنرل نام اِل نے آج پن من جوم میں جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے سمجھوتہ پر دستخط کر دیئے اور اس طرح کوریا میں عارضی صلح کے راستہ میں سب سے بڑی روک دور ہو گئی۔ صلح کے بارے میں ابتدائی اور ضروری امور طے ہو جانے کے بعد اب مکمل صلح کے تصفیہ کے لئے غالباً دو تین ملاقاتیں اور ہونگی۔ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اب عارضی صلح کی راہ میں بعض انتظامی امور حائل ہیں۔ اور ان انتظامی امور کے طے ہوتے ہی عارضی صلح کے معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔ انتظامی میں دونوں فوجوں کے درمیان از سرِ نو حد بندی کا سوال بھی شامل ہے

آج صبح پن من جوم میں دونوں وفود کی ملاقات ہوئی۔ لیکن ۱۲ منٹ کی ملاقات کے بعد کمیونسٹوں کی درخواست پر بیس منٹ کے لئے ملتوی ہوگئی۔ جب دوبارہ ملاقات ہوئی۔ تو کمیونسٹوں نے اقوام متحدہ کی تجاویز کو قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ طرفین کا کل صبح پھر اجلاس ہوگا۔

آج صبح جونہی طرفین کے نمائندے بات چیت کے لئے اکٹھے ہوئے۔ ایک سو پچیس میل لمبے محاذ پر خاموشی طاری ہوگئی۔ صرف ایک جگہ دونوں فوجوں میں معمولی جھڑپ ہوئی۔

سمجھوتہ کے مطابق ان قیدیوں کی نگرانی کے لئے جو اپنے وطن واپس نہ جانا چاہیں گے۔ پانچ غیر جانبدار ملکوں کا ایک کمیشن مقرر کیا جائیگا۔ کمیشن میں بھارت۔ سویڈن۔ سوئٹزرلینڈ پولینڈ اور چیکوسلاواکیہ کا ایک ایک ممبر شامل ہوگا۔ سمجھوتہ کے تحت صرف بھارت ہی اپنی مسلح فوج مہیا کرے گا۔ اور کمیشن کا صدر بھی بھارت کا نمائندہ ہی ہوگا۔ ان قیدیوں کو سمجھانے بجھانے کے لئے جو اپنے وطنوں کو واپس نہ جانا چاہیں گے۔ نوے دن دیئے جائیں گے۔ نوے دن تک غیر جانبدار کمیشن کی زیر نگرانی رہنے کے بعد ایک پولیٹیکل کانفرنس منعقد ہوگی۔ جو تیس دن کے اندر اندر ان قیدیوں کے مستقبل کا فیصلہ کریگی۔ اس میعاد کے گزر جانے کے بعد یہ لوگ قیدی نہیں رہیں گے۔ بلکہ ان کو شہریوں کی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ تمام وہ قیدی جو اپنے وطنوں کو واپس جانا چاہیں گے۔ انہیں صلح کے سمجھوتے پر دستخط ہو جانے کے دو ماہ کے اندر اندر ان کے وطنوں کو واپس کر دیا جائیگا۔

غیر جانبدار کمیشن کا مرکز پن من جوم ہوگا۔ بھارت کے علاوہ باقی چار غیر جانبدار ملکوں کے نمائندے مساوی تعداد میں اپنا سٹاف بھیجیں گے۔ ہر ملک کا سٹاف پچاس آدمیوں سے زیادہ نہ ہوگا۔ بھارت جینوا کنونشن کی دفعہ ۱۳۲ کی رو سے ثالثی کے فرائض بھی سرانجام دے گا۔ بھارتی فوجوں کے ہتھیار پولیس کے چھوٹے چھوٹے ہتھیاروں کی اقسام تک محدود ہوں گے۔ سمجھوتہ میں اس امر کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ ان قیدیوں کو مجبور کرنے کے لئے نہ طاقت اور دھمکی استعمال کی جائیگی۔ اور نہ طاقت اور دھمکی استعمال کرنے کی اجازت دی جائیگی۔ ان قیدیوں کے وقار کے منافی کوئی بات کرنے کی بھی اجازت نہ ہوگی۔ ان نمائندوں (باقی دیکھیں ص۵ پر)

جنوبی کوریا کی قومی اسمبلی نے کوریا میں جنگ جاری رکھنے کا فیصلہ کر لیا

سیئول ۸ رجون۔ آج جنوبی کوریا کی کابینہ اور قومی اسمبلی کے نمائندوں نے کوریا میں جنگ جاری رکھنے اور صلح کی شرائط پر دستخط نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ قومی اسمبلی کا یہ خفیہ اجلاس تھا سیئول میں جنوبی کوریا کے صدر ڈاکٹر سنگمن ری نے بھی کہا کہ کوریا کے لوگ عارضی صلح کے معاہدے پر کمیونسٹوں اور اقوام متحدہ کے دستخط ہو جانے کی کوئی پروا نہیں کریں گے۔ کوریا کے باشندے اب تک سامنے سے مقابلہ کر رہے تھے۔ لیکن اب پیچھے سے ان پر وار کیا جا رہا ہے۔ تاکہ کمیونسٹ ملک میں داخل ہو جائیں۔ اس امر کا امکان ہے کہ سنگمن ری صدر آئزن ہاور سے اس معاملے پر بات چیت کرنے کے لئے واشنگٹن جائیں۔ جنوبی کوریا کی قومی اسمبلی اب اپنے اجلاس پوسان کی بجائے سیئول میں منعقد کرے گی۔ تاکہ اس کے ممبر حکومت کے قریب تر رہ سکیں۔ واشنگٹن سے خبر آئی ہے کہ جنوبی کوریا کی طرف سے صلح کی شرائط کو نامنظور کرنے سے جو صورت حال پیدا ہو گئی صدر آئزن ہاور اس پر فوراً غور کریں گے اور سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر ڈلس اور امریکہ کی فوجوں کے چیف آف سٹاف سے مشورہ کریں گے۔ ادھر واشنگٹن کی خبر رساں ایجنسیوں نے یہ خبر بھی دی ہے کہ امریکہ اس امر کا انتظام کرے گا کہ جنوبی کوریا کی حکومت یا اس کے باشندے ایسی کارروائی نہ کر سکیں جو بعد میں بغاوت کی صورت اختیار کر لے۔ عارضی صلح کے کمیشن اور جنگی قیدیوں کی نگرانی کرنے والے کمیشن کی راہ میں کوئی روکاوٹ کھڑی نہ ہو سکے۔ صدر سنگمن ری نے بھی لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ایسا کام نہ کریں۔ جو اقوام متحدہ کے اتحادیوں کو ناگوار ہو۔ پولیس کو حکم دے دیا گیا ہے کہ وہ ناپسندیدہ عناصر کے مظاہروں پر کڑی نگرانی رکھے۔ ادھر آج سیئول میں ۳ زبردست دھماکے ہوئے ایک دھماکا صدر سنگمن ری کی جائے قیام کے قریب ہوا۔ اور جنوبی کوریا کے چند سپاہی زخمی ہو گئے۔ ایک دھماکہ اخباروں کے نامہ نگاروں کے کیمپ کے قریب ہوا۔ لیکن کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ دھماکہ کے فوراً بعد تمام شہر میں اندھیرا کر دیا گیا۔

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

لنڈن ۸ جون۔ لنڈن میں دولت مشترکہ کے وزیر اعظموں نے آج کوریا کی بات چیت کی تازہ صورت حال پر غور کیا۔ تیسرے پہر وزرائے اعظم کا پھر اجلاس ہونے والا تھا۔ کل سٹرلنگ علاقہ کی اقتصادی صورت حال پر بحث کی جائے گی۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۹ جون ۱۹۵۲ء

پاکستان اور افغانستان

افغانستان میں پاکستان کے سفیر کرنل اے ایس بی شاہ نے پاکستان اور افغانستان کے دوہمسایہ ممالک کے باہمی دوستانہ تعلقات کی ضرورت پر بہت زور دیا ہے۔ آپ نے کابل جاتے ہوئے لاہور میں فرمایا ہے کہ

"پاکستان اور افغانستان دونوں ملکوں کے فائدہ کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ دونوں باہمی مشترکہ مسائل کے حل کے لئے متحدہ کوشش کریں۔ بے شک دونوں ملکوں کے درمیان بعض غلط فہمیاں موجود ہیں۔ جن کی وجہ سے کچھ دیر لگے گی۔ مگر بہت سی ایسی امید افزا باتیں موجود ہیں۔ جن سے یقین کیا جاسکتا ہے۔ کہ دونوں ملک ایک دوسرے کے قریب تر لائے جاسکتے ہیں"

کرنل شاہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ پانچ سال کے عرصہ میں بہت سی الجھنیں پیدا ہوگئی ہیں۔ جن کو سلجھانا لگاتار محنت چاہتا ہے۔ اور پاکستان کی اس میں بڑی عزت افزائی ہوگی کہ وہ غیر ضروری ناراضی کا اظہار کرنے کی بجائے سنجیدگی کے ساتھ دوستی کا ہاتھ بڑھائے آپ نے کہا ہے کہ جب دونوں ملکوں کے لوگ خدا ترس اور سمجھدار مسلمان ہیں۔ جن کے باہمی جذبات سوائے محبت اور دوستی کے اور کچھ نہیں تو مایوسی کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہیئے۔

اس ضمن میں یہ امر مسرت افزا ہے کہ سرحد کے اخبارات نے اس خبر کا خیر مقدم کیا ہے کہ عنقریب پاکستان اور افغانستان کے درمیان دوستی کا معاہدہ ہو جائے گا۔ اگرچہ بعض بھارتی اخبارات کی اطلاع کے مطابق افغانستان میں بعض لوگ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ جب تک پختونستان کا مسئلہ طے نہیں ہوتا اس قسم کے معاہدہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ممکن ہیں کہ افغانستان کے بعض سیاسی لوگوں کا ایسا ہی خیال ہو۔ مگر جہاں تک دونوں ملکوں کے باہمی اشتراک کا تعلق ہے ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ پختونستان کا سوال اٹھانا کہاں تک جائز ہے۔ افغانستان اور پاکستان کی تقریباً تمام باتیں مشترکہ ہیں جغرافیائی قرب کے علاوہ دونوں ملکوں کی زبان پر فارسی اور عربی زبانوں کا یکساں اثر قدیم سے چلا آیا ہے۔ دونوں کا خالص اسلامی ملک ہونے کی وجہ سے مذہبی اعتقادات میں اور ان اعتقادات کی بنیاد پر معاشرہ جو دونوں ملکوں میں موجود ہے۔ اس میں بھی نہایت یکسانی پائی جاتی ہے اسلامی علاقوں کو چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کرکے رکھ دینا سوائے دشمنان اسلام کے اور کسی کو فائدہ نہیں پہونچا سکتا اس وقت ضرورت تو اس امر کی ہے۔ کہ تمام اسلامی ممالک تسبیح کے دانوں کی طرح ایک لڑی میں پروئے جائیں۔ اور ایک ہی محاذ پر جمع ہو جائیں۔ مراکو سے لے کر انڈونیشیا تک اگر یہ مشترکہ محاذ قائم ہو جائے۔ تو یہ ایک ایسی سد سکندری ہوگی۔ جس کو طاقت ور سے طاقتور دشمن بھی نہیں توڑ سکے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک کے سمجھدار محبان اسلام اور محبان وطن اس بات کی کوشش کررہے ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح تمام اسلامی ممالک ایک ہو جائیں۔ اور مختلف اوطان رکھتے ہوئے بھی تمام مسلمان ایک وطن کے شہری بن جائیں۔ اس وطن کے جس کا نام "اسلام" ہے۔ ایسی صورت میں جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے اسلامی علاقوں کو چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کرنے کی کوشش اور ہر قبیلہ یا قوم کی الگ الگ ٹکڑی کھڑی کرنا نہ تو کسی ایسی قوم کی خیر خواہی ہے۔ اور نہ عالم اسلام کے ساتھ وفاداری ہے۔

اس لئے ہمیں امید ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے راستہ میں جیسا کہ بعض بھارتی اخبارات نے ظاہر کیا ہے پختونستان کا سوال حائل نہیں ہوگا۔ جب پاکستان بنگالی، سندھی پنجابی، سید، پٹھان، مغل وغیرہ سب قومیں سما سکتی ہیں۔ اور اسلام کے نام پر سما سکتی ہیں تو ایک علاقہ کو کسی خاص نام سے جدا قرار دینا کوئی بھی وقعت نہیں رکھتا۔ اور اس سے سوائے اس کے کہ مسلمانوں کے درمیان باہم کشیدگی کی مزید وجوہات پیدا ہوں۔ اور کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔

جب پاکستان چاہتا ہے کہ افغانستان ایران۔ عراق۔ عرب۔ مصر۔ مراکش انڈونیشیا وغیرہم سے اس کے ایسے دوستانہ تعلقات ہو جائیں کہ

تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

تو پھر یہ خیال کرنا کہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان کوئی نیا ملک بلا وجہ پیدا ہو جائے۔ جو دونوں کو ملانے کی بجائے ایک دوسرے سے جدا کردے اس اصولی اتحاد و اتفاق کے کس قدر مخالف ہے۔ جس کے لئے اس وقت تمام اسلامی دنیا کو پوری پوری جدوجہد کرنی چاہیئے۔

ایک مستحسن اقدام

قیام پاکستان کے بعد فرقہ وارانہ اختلافات کو جس قدر مغربی پاکستان میں فروغ دیا گیا اس کی المناک داستان سے اندرون پاکستان اور بیرون پاکستان کے صاحب دانش اصحاب اب تک پورے طور پر آگاہ ہو چکے ہیں۔ یہ امر کسی حد تک ان اصحاب کے لئے باعث اطمینان ہوگا کہ پاکستان کے اندر ایسی تحریکات کے خلاف ایک خوشگوار ردعمل رونما ہو رہا ہے۔ اس ردّعمل کی ایک مثال لاہور کے ہمارے ہم عصر روزانہ آثار کی اشاعت یکم جون میں ہماری نظر سے گزری ہے۔ جسے ہم ایک مستحسن اقدام کے طور پر خوش آمدید کہتے ہیں جیسے ہمارے ناظرین کو معلوم ہے۔ آثار زمیندار کا قائمقام ہے۔ اور زمیندار کے ادارہ اور عملہ اس کی اشاعت کے ذمہ دار ہیں۔ یکم جون کی اشاعت میں" لاہور کی ڈائری" کے عنوان کے ماتحت م۔ش صاحب نے بہت درد بھرے الفاظ میں اپیل کی ہے کہ ہمیں پاکستان اور پاکستان کی بہبودی کو اپنے جذبات اور مساعی میں اول نمبر پر رکھنا چاہیئے۔ اور فرقہ وارانہ صوبائی اور قومی اختلافات کو اس کے مقابل پر بالکل نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ ہم اس نظریہ اور اس اپیل کی پرزور تائید کرتے ہوئے م۔ش صاحب نے لکھا ہے۔

"پاکستان بننے سے پہلے متحدہ ہندوستان میں ہم مسلمان بھی کہلاتے تھے۔ اور پھر شیعہ، سنی حنفی وہابی۔ احمدی۔ غیر احمدی۔ کی گردان میں بھی گرفتار رہے۔ اگر ہندوستان تقسیم نہ ہوتا تو بھی ہم اپنے آپ کو مسلمان کہلا سکتے تھے۔ اور شیعہ اور سنی کی گردان کا بدستور سلسلہ جاری رکھ سکتے تھے۔

اسی طرح پاکستان بننے سے پہلے ہم پنجابی تھے سندھی تھے بنگالی تھے اور افغان بھی تھے۔ اگر ہندوستان نہ بٹتا تو بھی ہم اپنے آپ کو پنجابی سندھی، بنگالی، بلوچی، کشمیری اور پٹھان کہلا سکتے تھے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر ہم نے کس بات کے لئے ہندو سکھ اور انگریز سے لڑائی لی؟
ہم نے کیوں ہندوستان کی تقسیم کا مطالبہ کیا؟
ہم نے کس لئے لاکھوں جانوں اور ہزاروں عصمتوں کو گنوایا۔؟
ہم نے اپنے بزرگوں کی قبروں مقبروں اور مسجدوں سے کس لئے پیٹھ پھیر لی؟
ہم نے کس غرض کے لئے بسے بسائے گھر اجاڑنے منظور کر لئے؟
ہم نے کس نیت سے متحدہ ہندوستان کی گھٹی گھٹائی اکائی میں شکست و ریخت قبول کرلی

یہ سوالات اور ان کا صحیح جواب اہل دانش اور محبان پاکستان کے لئے محتاج غور ہیں۔

یورپ میں مساجد کی تعمیر کے لئے جماعت کے زمیندار احباب کی ذمہ داری

گندم کی فصل سے اس ذمہ واری کو ادا کر دیا جائے

احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس سکیم کا علم ہے جو گذشتہ شوریٰ کے موقعہ پر منظور ہوئی تھی۔

اس سکیم کے مطابق زمیندار احباب کے ذمہ جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو۔ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد زمین والوں کے لئے ۲/ فی ایکڑ کے حساب سے شرح چندہ مقرر کی گئی ہے۔ مزارع دوست دس ایکڑ سے کم زمین کی صورت میں دو پیسے فی ایکڑ اور زائد کی صورت میں ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقوم ادا فرمائیں

چونکہ گندم کی فصل نکل چکی ہے۔ اس لئے زمیندار احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدا تعالےٰ کے گھر کے قیام کے لئے اس فرض سے جلد از جلد سبکدوش ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔

جماعت احمدیہ کا مسلک اور فرض

(۱۱)

پچھلی قسط میں بتایا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کا مقام نہایت نازک ہے۔ جو ذمہ واری اللہ تعالےٰ نے اس دور میں جماعت پر ڈالی ہے اور جسے جماعت نے اپنے اوپر لیا ہے۔ وہ بہت بھاری ہے اور اسے کما حقہ نباہنے کے لئے مسلسل اور متواتر دماغی۔ جسمانی۔ مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے تو یہ ضروری ہے۔ کہ خود مسلمانوں کے اندر اسلام پر حقیقی ایمان پیدا کیا جائے۔ تا وہ علیٰ وجہ البصیرۃ اس حقیقت کو محسوس اور قبول کریں کہ بنی نوع انسان کی ہر قسم کی فلاح اور بہبودی کا سامان اللہ تعالےٰ نے اسلام میں مہیا فرمایا ہے۔ منہ سے کہنے کو تو سب مسلمان ایسا ہی کہتے ہیں۔ لیکن نہ صرف ان کے اعمال اس قول کی تصدیق نہیں کرتے۔ بلکہ ان میں سے اکثر کے باقی اقوال بھی اس قول کی ضد ہوتے ہیں۔

دعوےٰ کے لحاظ سے تو معاملہ بالکل آسان اور صاف ہے۔ اسلام اللہ تعالےٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے عالم الغیب ہے اس نے خود فرمایا ہے کہ یہ ہدایت سب انسانوں کے لئے ہے اور ہمیشہ کے لئے ہے۔ وہ اس امر سے خوب واقف ہے۔ کہ انسانی زندگی کن دوروں میں سے گزرنے والی ہے۔ اور اس پر کیا کیا انقلاب آنے والے ہیں۔ اس لئے ہر ضروری ہدایت کا سامان اسلام میں فرما دیا ہے۔ پھر مسلمانوں کی یہ حالت کیوں ہے کہ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں پچھاڑی نظر آتے ہیں؟ اور ان کے قول و فعل سے پریشانی اور مایوسی ٹپکتی ہے؟ اسلام تو زندگی بشاشت امنگ۔ فلاح۔ بہبودی۔ ترقی۔ خوشحالی۔ علوم کی فراوانی۔ اعلےٰ اخلاق اور حقیقی روحانیت کا دین ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ گو مسلمان منہ سے یہ دعوے کرتے ہیں۔ لیکن ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اسلام کی یہ تصویر نمایاں اور روشن نظر نہیں آتی؟

اس کی وجہ یہی ہے کہ گو زبان پر دعوے تو ہے لیکن دل نور یقین سے پُر نہیں ہیں۔ اور جب تک یہ نور حیات انسانی کو منور نہ کرے۔ انسان کوئی قدم حقیقی فلاح اور کامیابی کی طرف اٹھانے کی توفیق نہیں پا سکتا۔ اور یقین جیسے اس مضمون کے سلسلہ میں پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے زندہ نشانوں کے مشاہدہ سے پیدا ہوتا ہے۔ مسلمانوں نے اپنے لئے سب سے بڑی مصیبت یہ پیدا کر لی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی نشانی ظاہر کرنیوالی صفات کے ہر وقت اور ہر زمانہ میں جاری ہونے کے ہی عملاً منکر ہو گئے ہیں۔ اور اس طرح انہوں نے اللہ تعالےٰ کے زندہ نشانوں کا مشاہدہ اور تجربہ کرنے والے میدان کا دروازہ خود اپنے اوپر بند کر لیا ہے اور اسکے نتیجہ میں وہ اللہ تعالےٰ کی حقیقی شناخت اور معرفت اور اسکے ساتھ تعلق جوڑنے اور اپنی ذاتوں میں اس تعلق کا ثبوت اور مظہر بننے سے محروم ہو گئے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ جو زمانہ مسلمانوں کا دین کے ساتھ حقیقی وابستگی کا تھا وہی زمانہ زندگی کے ہر شعبہ میں ان کی اعلےٰ سے اعلےٰ ترقیوں کا تھا۔ دولت، حکومت، غلبہ۔ خوشحالی۔ علوم کی وسعت۔ فلسفہ۔ ریاضی۔ ہیئت کیمیا طبیعات۔ طب۔ جراحی۔ فن تعمیر۔ اور دیگر فنون لطیفہ۔ حسن تمدن اور معاشرت اعلےٰ اخلاق۔ روحانیات سب کچھ دین کی بدولت اور دین کے ذریعہ میسر تھا۔ اور ان سب امور میں مسلمانوں کو دیگر اقوام کے مقابلہ پر نہ صرف برتری اور فوقیت حاصل تھی۔ بلکہ تمام اقوام کے معلم ہونے کا مقام فخر انہیں عطا ہوا تھا۔ جیسے جیسے دین کے ساتھ وابستگی میں کمی آتی گئی۔ اور یہ رشتہ کمزور ہوتا گیا۔ اخلاق اور روحانیت بھی کمزور ہوتے گئے اور فلاح اور بلندی فلاکت اور پستی میں تبدیل ہو گئے

سو اس میں تو شک نہیں۔ اور یہ امر ایک تجربہ شدہ حقیقت ہے کہ اسلام میں انسانی زندگی کو کمال تک پہونچانے کے لئے ہر ضروری ہدایت کا سامان موجود ہے۔ اور اس میں بھی شک نہیں۔ اور یہ امر مشاہدہ سے ثابت ہے کہ مسلمانوں کی انفرادی۔ اجتماعی۔ اور ملّی زندگی آج اسلام کا نمونہ پیش نہیں کرتی۔ باوجود اس تفاوت کے جسے ہر ذی فہم اور باشعور مسلمان تسلیم کرتا ہے۔ جب مسلمانوں کو اس تفاوت کی طرف متوجہ کر کے اس کے حقیقی اور واحد علاج سے متنبہ کیا جاتا ہے۔ تو وہ الا ماشاء اللہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اور اسلام اور مسلمانوں کی موجودہ حالت پر بظاہر راضی اور قانع ہو جاتے ہیں۔

مردہ قوموں کو زندگی بخشنے اور خفتہ قوموں کو بیدار کرنے کا واحد ذریعہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالےٰ سے دریافت کیا۔ کہ آپ مردہ قوموں کو کیسے زندہ کریں گے؟ (یہ سوال جسمانی مردوں کے زندہ کرنے کے متعلق تو ہو نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ حضرت ابراہیمؑ ایک جلیل القدر نبی تھے۔ اور خوب جانتے تھے کہ جسمانی مردے اس جہان میں زندہ نہیں ہوتے۔ کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے (انھم لا یرجعون) اور آئندہ زندگی میں زندہ ہونے کے طریق کے مشاہدہ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام اس زندگی میں آرزو نہیں رکھ سکتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سوال بالبداہت مردہ قوموں کے دوبارہ زندگی بخشے جانے کے متعلق تھا) تو اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو ایک تمثیل کے ساتھ سمجھایا کہ اگر کوئی قوم مردہ ہو چکی ہو۔ اور اللہ تعالےٰ اسے آواز دے۔ اور اللہ تعالےٰ کی آواز کی شناخت اور قبولیت کی استعداد اس میں باقی ہو۔ تو وہ پھر اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑ کر زندہ ہو جائیگی۔

مسلمان اس مشکل میں پڑے ہوئے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کا زندہ کلام تو ان کے پاس موجود ہے۔ اور وہ ہے بھی جامع اور اکمل۔ سب ہدایت اس میں موجود ہے۔ لیکن مسلمانوں نے اس کے مغز اور روح کو مقفل کر دیا ہے اور جو زندگی کا چشمہ تھا اور جس سے ہر سیرابی حاصل ہوتی تھی۔ اور اب ان کی نظروں سے اوجھل زیر زمین بہہ رہا ہے۔ اور انہوں نے اپنے تئیں اس کی شادابی اور زندگی بخش اعجاز سے محروم کر لیا ہے۔ اور اپنی وہ حالت کر لی ہے۔ جس کے متعلق خود قرآن کریم میں بزبان رسولؐ فرمایا گیا ہے۔ یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القراٰن مھجورا (اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو بالکل ترک کر دیا ہے) اور جس کی تصویر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں کھینچی ہے۔ "یقیناً یقیناً میری امت پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ جب اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ اور قرآن کے صرف حروف باقی رہ جائیں گے، ورنہ قرآن کریم تو آج بھی ویسا ہی زندہ اور زندگی بخش ہے۔ اور ویسا ہی جامع گنجینہ علوم ہے جیسا قرون اولےٰ میں تھا۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

وکل العلم فی القراٰن لکن
تقاصر عنہ افھام الرجال

(تمام ضروری علوم تو قرآن مجید میں موجود ہیں۔ لیکن لوگوں کے فہم ان علوم سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اور ان کی بلندی تک نہیں پہونچتے)

یہ خلیج جو علوم قرآن اور افہام الرجال کے درمیان پیدا ہو گئی ہے۔ اس کو بھی اللہ تعالےٰ کے کلام کی روشنی ہی میں عبور کیا جا سکتا ہے۔

(باقی دیکھیں صہ پر)

آخری عشرہ میں جماعتی دعاؤں پر خاص زور دیا جائے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے)

رمضان کا آخری عشرہ شروع ہے۔ یہ عشرہ رمضان کے مبارک مہینہ کا مبارک ترین حصہ ہے۔ ہمارے دوستوں کو ان ایام کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور فائدہ اٹھانے کا بہترین ذریعہ دعا ہے۔ اگر زبان پر دل سے نکلی ہوئی دعا ہو۔ اور انسان کے جوارح خدا کے فضل و رحمت کو جذب کرنے کی اہلیت پیدا کریں۔ تو مومن کی دعا وہ کچھ کر سکتی ہے۔ جسے آج کی مادی دنیا تصور میں بھی نہیں لا سکتی۔ اور اسی لئے یہ میدان صرف مومنوں کے لئے خالی ہے۔

لیکن افسوس ہے۔ کہ اکثر لوگ اپنی دعاؤں کو اپنی مادی ضروریات اور دنیوی نعمتوں کے حصول تک محدود رکھ کر اپنے آپ کو ان عظیم الشان روحانی فوائد سے محروم کر لیتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ نے سچے مومنوں کے لئے مقدر کر رکھے ہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ دنیوی ضرورتوں کے لئے دعا نہ مانگی جائے۔ ان کے لئے بھی بیشک دعا کرنی چاہیئے۔ اور ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہ یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ اگر کسی کی جوتی کا تسمہ ضائع ہو جائے۔ تو وہ بھی اسے خدا سے مانگے۔ پس دوست بے شک اپنی دنیوی اور مادی ضرورتوں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ تا ان کی طبیعت میں سکون اور شکر گذاری پیدا ہو کر مزید دعاؤں کی توفیق ملے۔ مگر جو شخص اپنی تمام دعائیں دنیوی ضرورتوں اور مادی انعاموں کے حصول کے لئے وقف کر دیتا ہے وہ میرے خیال میں سچا مومن اور خدا کے دین کا فدائی اور خادم نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ بلکہ میں ڈرتا ہوں۔ کہ ایسا شخص ایک طرح سے ضل سعیهم فی الحیٰوۃ الدنیا (یعنی ان کی تمام کوشش دنیا کی باتوں میں ہی وقف رہتی ہے) کے وعید کے نیچے آتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ ایک شخص خدا کا منکر ہو کر دنیا میں غرق رہتا ہے۔ اور دوسرا خدا کو مان کر اور دعاؤں کی قبولیت کا قائل ہو کر اپنی توجہ عملاً دنیا کی نعمتوں تک محدود رکھتا ہے۔ پس اگر غور کیا جائے۔ تو ایک لحاظ سے موخر الذکر شخص زیادہ زیر ملامت ہے۔ کہ آنکھوں میں بینائی رکھتے ہوئے اس سے کام نہیں لیتا۔

لہٰذا دوستوں کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں دینی اور روحانی برکات کے حصول کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ بے شک وہ خدا سے دنیا کی نعمتیں بھی مانگیں۔ کیونکہ دنیا کی ضرورتیں بھی خدا ہی کی پیدا کردہ ہیں۔ اور وہی انہیں پورا کرنے والا ہے۔ مگر مقدم دینی اور جماعتی ضرورتوں کو کرنا چاہیئے۔ اور چونکہ آج کل ہماری جماعت خاص حالات میں سے گزر رہی ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس رمضان کے آخری عشرہ کو دوست خاص طور پر دینی اور جماعتی دعاؤں میں گزاریں گے۔ اور انہیں اپنی انفرادی اور دنیوی دعاؤں پر مقدم کریں گے۔

آخری عشرہ کی طاق راتیں خصوصیت سے زیادہ بابرکت ہوتی ہیں۔ اور انہی طاق راتوں میں سے ایک لیلۃ القدر بھی ہے۔ جس کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے کہ خیر من الف شهر تنزل الملٰئکۃ والروح فیها من کل امر سلام هی حتیٰ مطلع الفجر۔ پس جو وسیع اور بابرکت اجر خدا نے جاری کی ہے۔ جس کا میسر آ جانا گویا عام حالات میں انسان کی عمر بھر کی برکتوں سے بھی بہتر ہوتا ہے۔ اس کی قدر کر کے جماعتی مشکلات کے دور ہونے اور خدائی نعمتوں اور برکتوں کے نزول کے لئے دست بدعا رہیں۔ اگر جماعت مشکلات اور تکالیف اور ابتلاؤں کے بھنور میں پھنسی رہی۔ تو زید یا بکر کو مال اور نوکری اور اولاد اور صحت اور عزت کے مل جانے سے جماعت کو کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر جماعت کو وہ کامیابی اور ترقی اور سرفرازی مل گئی۔ جس کے لئے وہ پیدا کی گئی ہے، اور اگر اس کے ہاتھ سے اسلام کی وہ خدمت سرانجام پا گئی ہے۔ جو اس کے لئے خدا کے فضل سے مقدر ہے۔ تو زید یا بکر کی انفرادی ضرورتوں کے حصول کا رستہ بھی خود بخود کھل جائیگا۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس عشرہ میں نہ صرف دعاؤں پر خاص زور دیں۔ بلکہ جماعتی دعاؤں کو مقدم کریں۔ کہ اسی میں ہماری ساری ترقی اور کامیابی کا راز مضمر ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲ ۶/۵۳

بڑا خاکسار عرصہ چھ سال سے چند مشکلات کا شکار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ غلام محمد نصیر مدرس سوئیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کو محفوظ کرنے کا انتظام

احباب اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ

احباب کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کو علم ہے۔ کہ ہماری جماعت کی تاریخ اب تک غیر محفوظ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بعض لوگوں نے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ بھی نامکمل ہیں۔ پس سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تاریخ سلسلہ احمدیہ کے مکمل کرانے کا انتظام کیا گیا ہے سب سے پہلے قریب کے زمانہ کی تاریخ مرتب کی جائے گی۔ تا کہ ضروری واقعات محفوظ ہو سکیں۔ سلسلہ کی تاریخ کئی جلدوں میں مکمل ہوگی۔ تین سال تک کام کا اندازہ ہے اس کی چھپوائی اور لکھوائی وغیرہ پر کم از کم تیس پینتیس ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ صدر انجمن احمدیہ پر چونکہ اس وقت کافی بار ہے۔ اس لئے اس کام کا علیحدہ انتظام کرنے کے لئے میں احباب جماعت میں سردست صرف مبلغ بارہ ہزار روپیہ کی تحریک اس کام کے لئے کر رہا ہوں۔ جب یہ روپیہ خرچ ہونے کو ہوگا۔ پھر اور اپیل کی جائے گی۔ جماعت کے جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ انہیں سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ تا یہ کام جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔

دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اس تحریک کے لئے مد کھول دی گئی ہے۔ جو احباب اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ اپنی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو "بمد تصنیف تاریخ سلسلہ احمدیہ" بھجوا دیں۔ یہ رقم میرے اختیار میں رہے گی۔ اور میرے ہی دستخطوں سے برآمد ہو سکے گی۔ والسلام۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ

احباب مبلغین کرام کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ احباب رمضان المبارک کے آخری مبارک عشرہ میں خاص طور پر ان مبلغین کے لئے دعائیں فرمائیں۔ جو دنیا کے مختلف علاقوں میں اشاعت اسلام و تبلیغ احمدیت کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مجاہدین کی صحت و سلامتی کے ساتھ ان کو خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ ان کی کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے اسلام کی فتح کے سامان پیدا فرمائے۔ اور دین کو غلبہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (نائب وکیل التبشیر)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا درد گردہ سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ آپ مجاہد تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (نائب وکیل التبشیر) (۲) کیپٹن عمر حیات خاں صاحب پشاور میں بعارضہ فالج عرصہ ایک ماہ سے علیل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (۳) سارجنٹ بشیر الدین صاحب A.P.A.F پشاور بعارضہ پلوریسی قریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ اور C.M.H پشاور میں زیر علاج ہیں کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک بشارت احمد ایجنٹ المصلح پشاور۔ (۴) میرا بھائی عزیز خلیل احمد عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (منیر احمد سٹیشن ماسٹر لاہور (۵) میری باجی حبیبہ بیگم صاحبہ ناصرہ نے بی - وی کا امتحان دیا ہے۔ اس کے اچھے نمبروں میں کامیابی کے لئے اور خاکسار عرصہ دراز سے بیمار اور بے روزگار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار عطا الٰہی احمدی محلہ حاجی پورہ لالہ موسیٰ

حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلعم کا غلبہ دشمنانِ اسلام پر

(از مکرم عبدالمجید صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت کراچی)

قرآن مجید ہی وہ زندہ کتاب ہے۔ جس نے اس حقیقت کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔ کہ زندہ مذہب نشانات کے ذریعہ سے ہی یقین کا راستہ دکھاتا ہے۔ اور سچا اور حقیقی دین وہی ہے۔ جس کا خدا اپنی قدرتوں سے اپنے آپ کو دنیا پر ظاہر کرے۔ اور نشانوں کے ساتھ زمین و آسمان و ما فیہما کے رب ہونے کا ثبوت دے

اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ایک نشان وہ ہے۔ جس کے مشاہدہ سے دنیا کی گردنیں خدائے ذوالجلال والاکرام کے سامنے جھک جاتی ہیں۔ اور اس کی عظمت اور شان انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔ اور اس طرح سے سچا اخلاص اور حقیقی محبت اپنے خالق سے پیدا کر کے اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کر لیتا ہے۔ اور وہ نشان۔ نشانِ غلبہ ہے۔ جو ہر نبی کو اپنے مخالفین کے مقابلہ میں حاصل ہوتا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

"اور وہ خدا اپنے قوی اور زبردست نشانوں سے اُن پر ثابت کر دیتا ہے۔ کہ میں ہی خدا ہوں۔ وہ اوّل پیشگوئی کے طور پر اُن سے اپنی حمایت اور نصرت اور خاص طور کی دستگیری کے وعدے کرتا ہے۔ اور پھر دوسری طرف اپنے وعدوں کی عظمت بڑھانے کیلئے ایک دنیا کو اُن کے مخالف کر دیتا ہے۔ اور وہ لوگ اپنی تمام طاقت اور تمام مکر و فریب اور ہر ایک قسم کے منصوبوں سے کوشش کرتے ہیں کہ خدا کے اُن وعدوں کو ٹال دیں جو اُس کے مقبول بندوں کی حمایت اور نصرت اور غلبہ کے بارے میں ہیں۔ اور خدا اُن تمام کوششوں کو برباد کرتا ہے۔ وہ شرارت کی تخم ریزی کرتے ہیں۔ پھر خدا اُس کی جڑ باہر پھینکتا ہے۔ وہ آگ لگاتے ہیں اور خدا اُس کو بجھا دیتا ہے۔ وہ ناخنوں تک زور لگاتے ہیں۔ آخر خدا اُن کے منصوبوں کو اُنہی پر اُلٹا کر مارتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

زمینِ ہر نبی کو اپنے مخالفین کے مقابلہ میں ایک بیّن غلبہ عطا ہوتا ہے۔ مگر حضرت سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جو غلبہ دشمنانِ اسلام کے مقابلہ میں ملا۔ وہ اپنے اندر ایک عظیم الشان رنگ رکھتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اپنی قوم پر غلبہ ملا۔ مگر ان کی قوم حضرت نوحؑ پر ایمان لانے سے محروم رہی۔ حضرت موسیٰؑ کو اپنے دشمنوں پر اس طرح غلبہ دیا گیا۔ کہ ان کا دشمن سمندر میں ڈبو دیا گیا۔ اور پھر جس ملک پر غلبہ دیئے جانے کا وعدہ حضرت موسیٰؑ کو دیا گیا۔ وہ ان کی زندگی میں پورا نہ ہوا۔ حضرت عیسیٰؑ کو اس طور پر غلبہ ملا۔ کہ وہ اپنے دشمنوں کے حملہ سے ایک غیر ملک میں جا کر محفوظ ہو گئے۔ مگر حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جو عظیم الشان غلبہ عطا ہوا۔ اس نے تمام انبیاء کے غلبوں کو اپنے اندر جمع کر لیا۔ حضورؐ کی قوم بجائے کلی طور پر غرق ہونے کے حضورؐ پر ایمان لے آئی۔ حضورؐ کو جس غلبہ کا وعدہ دیا گیا۔ وہ فتح مکہ کی صورت میں حضورؐ کو اپنی زندگی میں ہی دکھایا گیا۔ حضورؐ کو بھی اپنا وطن مالوف چھوڑنا پڑا۔ مگر حضورؐ کو اللہ تعالیٰ فاتحانہ طور پر دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ میں دوبارہ لایا۔ اس حالت میں کہ وہ قوم جس نے جابرانہ رنگ میں حضورؐ کو وطن سے نکالا تھا۔ اس قوم نے مغلوب اور مقہور ہو کر حضورؐ کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دیئے۔

ہر نبی کے مخالفین ابتداء میں اپنے نبی اور اس کی جماعت کو کمزور اقلیت میں تصور کرتے ہوئے سراسر تعدی اور ناانصافی کے ساتھ ہر نوع کے مظالم اُن پر ڈھاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس قسم کا جور و ظلم کرنا اُن کے لئے روا اور جائز ہے۔ اور نہ صرف اخلاق کا اظہار بھی نبیوں کی جماعتوں کے ساتھ ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ اور حسن سلوک کے تمام تعلقات مخالفین اُن پر بند کرنا اپنا عین حق گردانتے ہیں مگر یہ بھی واضح حقیقت ہے۔ اور تاریخ کے اوراق اس کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ کہ جب مخالفین اپنا پورا زور لگا لیتے ہیں۔ اور نبی و اُس وقت کے نبی اور اُس کی جماعت کا خاتمہ کرنے پر تل جاتے ہیں۔ اُس تاریک اور ظلمت کی گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ اپنے جلال اور عظمت کے اظہار کے لئے اپنے پیارے نبی کو یہ پیغام دیتا ہے کہ اب گھبرانے کا وقت ختم ہوا۔ الا ان نصر اللّٰہ قریب۔ خدا کی نصرت اور مدد کا وقت آ پہنچا۔ اُس کی رحمت اور فضل کے دروازے کھول دیئے گئے اور شیطان اور اُس کی طاغوتی طاقتوں کو جکڑ دیا گیا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کو جو نبیوں کے پاک گروہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اپنے ایک منظوم کلام میں یوں بیان فرمایا ہے۔

"جس نے کو پی لیا ہے وہ اس نے سے مست ہیں
سب دشمن اُن کے اُن کے مقابل میں پست ہیں
کچھ ایسے مست ہیں وہ رُخِ خوب یار سے
ڈرتے کبھی نہیں ہیں وہ دشمن کے وار سے
اُن سے خدا کے کام سبھی معجزانہ ہیں
یہ اس لئے کہ عاشقِ یارِ یگانہ ہیں
اُن کو خدائے نیروں سے بخشا ہے امتیاز
اُن کے لئے نشاں کو دکھاتا ہے کارساز
جب دشمنوں کے ہاتھ سے وہ تنگ آتے ہیں
جب بدشعار لوگ انہیں کچھ ستاتے ہیں
جب اُن کے مارنے کیلئے چال چلتے ہیں
جب اُن سے جنگ کرنے کو باہر نکلتے ہیں
تب وہ خدائے پاک نشاں کو دکھاتا ہے
غیروں پہ اپنا رعب نشاں سے جماتا ہے
کہتا ہے یہ تو بندۂ عالی جناب ہے
مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جو عظیم الشان غلبہ اپنے مخالفین پر عطا کیا گیا۔ اور جس ذلت اور نکبت کو دشمنوں نے دیکھا۔ اُس کی نظیر دوسرے انبیاء کے مخالفین میں نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا نقشہ اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں یوں کھینچا ہے۔ "اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا" (سورۃ النبأ)

ہم نے تم کو ایک قریب زمانہ میں آنے والے عذاب سے یقیناً ہوشیار کر دیا ہے۔ جس دن کہ انسان اُس کو دیکھ لے گا۔ جو اُس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہوگا۔ اور کافر اس دن کہہ اُٹھے گا۔ اے کاش میں مٹی ہوتا۔ چنانچہ حضرت سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار پر غلبہ حاصل ہوا۔ تو مومنوں نے بھی انعامات کی بارش دیکھ لی اور کفار نے بھی اپنا انجام ذلت و رسوائی کے رنگ میں دیکھ لیا۔ یوں تو اس عظیم الشان غلبہ کو ہر مسلمان اور ہر کافر نے اپنے اپنے رنگ میں مشاہدہ کیا۔ مگر سردست صرف دو تاریخی واقعات لکھے جاتے ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ کے اُن افضال و اکرام کا پتہ چلتا ہے۔ جو مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے اُن کی قربانیوں اور اخلاص کے نتیجہ میں عطا فرمائے۔ اور دو ایسے تاریخی واقعات لکھے جاتے ہیں۔ جن سے حق کی مخالفت کے نتیجہ میں جو ذلت، رسوائی اور شرمندگی کفار کو اٹھانی پڑی اُن کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ آیت کریمہ میں اس حالت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اوّل کفار کی ذلت کے دو واقعات ملاحظہ فرمائیں۔ ابوجہل مکہ کے تمام گھرانوں کا سردار تھا۔ اس کی انگیخت اور شرارت کے نتیجہ میں مسلمانوں کو ابتدائی زمانہ میں ہر قسم کی اذیتیں دی گئیں۔ تپتی ریت پر عرب جیسے گرم علاقہ میں مسلمانوں کو لٹا دیا جاتا تھا۔ جب وہ اسلام سے بیزاری کا اظہار پھر بھی نہ کرتے۔ تو تپتے ہوئے پتھر اُن کے سینے پر رکھ دیئے جاتے۔ بلکہ بعض دفعہ کوئی آدمی اُن کے سینے پر چڑھ جاتا۔ بعض کے پاؤں میں رسی باندھ کر مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا جاتا جن سے مسلمانوں کے جسم لہولہان ہو جاتے۔ یہ جور و ستم یہ غضب و ظلم کس لئے کئے جاتے تھے اس لئے کہ ابوجہل اور اُس کے ہم نوالہ و ہم پیالہ مکہ کے سردار تھے۔ وہ صاحب دولت تھے۔ وہ صاحب وجاہت تھے۔ وہ صاحب حکومت بھی تھے۔ وہ اکثریت میں تھے۔ اور عام طور پر اکثریت ہی اقلیت پر غالب آتی ہے۔ وہ جتھہ والے تھے۔ اور قوموں کو جتھوں ہی سے فتح حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے اُن کے لئے تمام حرکات شنیعہ و قبیحہ جائز روا تھیں۔ مسلمانوں کا خون حکومت کے نشہ کی وجہ سے اُن کے لئے حلال تھا۔ اُن کا مسلمانوں کو مالی و جسمانی نقصانات پہنچانا درست تھا۔ اس لئے کہ وہ ذی وجاہت تھے۔ اُن کے لئے مسلمانوں کو اپنے گھروں سے نکال دینا اور ان کے مکانوں اور سامانوں کو آگ لگا دینا بالکل مناسب تھا۔ اس لئے کہ وہ جتھہ والے تھے۔ پس حکومت۔ دولت اور وجاہت کے بل بوتے پر ہر وہ کام اور حرکت جو عام حالات میں اخلاق سوز اور ناروا سمجھے جاتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے مقابلہ میں درست۔ جائز اور عین حق گردانے جاتے تھے۔ مسلمانوں سے کیوں روا رکھا جاتا تھا اس لئے کہ وہ بتوں کی پوجا چھوڑ کر خدائے واحد کے پرستار ہو گئے تھے۔ جو اُن شراب خوری کے شغلوں کو چھوڑ کر متانت اور سنجیدگی پر قائم ہو گئے تھے۔ اپنا سر جھکانے لگ گئے تھے۔ غریبوں اور کمزوروں پر ظلم کرنا، اور دوسروں کا حق مارنا انہوں نے چھوڑ دیا تھا۔ جھوٹ اور فریب سے اُن کو عار ہو گئی تھی۔ اور چوری اور ڈاکہ سے نفرت محسوس کرنے لگے تھے نیکیوں اور تقویٰ کو قائم کرنا اور انصاف و عدل۔ رحم و احسان اُن کا شعار بن گئے تھے بیواؤں سے حسن سلوک اور یتامیٰ کی خبرگیری اُن کا طرۂ امتیاز ہو گیا تھا۔ عبادت الٰہی اور ذکرِ الٰہی اُن کا شب و روز کا مشغلہ تھا۔

پیمانہ یہ مسلمان نوا [illegible] ہو رہا ۔ اور ان جرموں کے وہ مرتکب ہو رہے تھے ۔ جن کی وجہ سے ان کو ظلموں کا تختۂ مشق بنایا جا رہا تھا ۔ مگر ابوجہل اور ان جیسے ہم مشربوں کو کیا علم تھا ۔ کہ اس قادرِ مطلق خدا نے جس کے قبضۂ قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں ۔ ان کیلئے کیا مقدر کر رکھا ہے ۔ خدا کا وعدہ تو اپنے نبی سے ہو چکا تھا ۔ "قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذالک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون" اے رسول تو ان سے کہدے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے وابستہ ہے پس اسی پر انہیں خوشی منانا چاہیئے ۔ جو مال وہ جمع کر رہے ہیں ۔ اس سے یہ نعمت کہیں زیادہ بہتر ہے ۔ اس آیت کریمہ میں مخالفین کو متنبہ کیا گیا ہے ۔ کہ ظاہری شان و شوکت مال و دولت اور جتھوں پر گھمنڈ نہ کرنا چاہیئے ۔ اسلئے کہ یہ چیزیں خدا کے فضل سے حاصل ہونے والی چیزوں کے مقابلہ میں کچھ بھی ہستی نہیں رکھتیں جو بطفیل حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے ہیں ۔ یعنی اسلام اور قرآن ۔ وہ تمہارے اموال دولت و حشمت کے مقابلہ میں بھاری رہیں گے ۔ مگر یہ حق کے مخالفین اس صداقت کو جس کا اظہار ہر نبی کے زمانہ میں ہوتا رہا ہے ہمیشہ ہی بھول جایا کرتے ہیں ۔ اسی جذبے کے ماتحت ابوجہل اور اس کے ہمنواؤں نے ۔ مکہ کی زندگی میں مسلمانوں کے ساتھ وہ کچھ سلوک کیا جس کا عشر عشیر بھی گذشتہ نبیوں کے مخالفین نے ان کی جماعتوں کے ساتھ نہیں کیا ۔ یہاں تک کہ بالآخر مسلمان ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے ۔ اس پر بھی ان ظالموں نے صبر نہ کیا اور مدینہ میں مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کیں ۔ اور مسلمانوں کے چین و امن کو برباد کرنا شروع کر دیا "لوٹا" و "کرنا" مسلمانوں کو بھی مدافعت اختیار کرنی پڑی ۔ جس کا نتیجہ جنگِ بدر کی صورت میں نمودار ہوا ۔ یہ پہلی جنگ ہے جو مسلمانوں اور کفار کے درمیان بدر کے مقام پر ہوئی ۔ اور جو خدا تعالیٰ کے جلال اور بادشاہت کے ظاہر کرنے کا موجب ہوئی اور اس پیشگوئی اور نشان کے پورا ہونے کا وقت آن پہنچا ۔ جس کا وعدہ آیت کریمہ ۔ "انا انذرنکم عذابا قریبا" الخ میں دیا گیا تھا ۔ چنانچہ کفار نے اپنی شرارتوں اور جور و ستم کا انجام اپنی آنکھوں سے ذلت اور نکبت کے رنگ میں دیکھ لیا ابوجہل جو مکہ کے تمام گھرانوں کا سردار اور کفار کی فوج کا کمانڈر تھا ۔ جب بدر کے جنگ کے موقع پر وہ فوج کی ترتیب کر رہا تھا ۔ تو دوسری طرف مسلمان

تیاری میں مشغول تھے ۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف ۔ جو ایک تجربہ کار جرنیل تھے ۔ انہوں نے جو اپنے دائیں بائیں دیکھا ۔ تو چودہ پندرہ سال کے دو انصاری لڑکوں کو پایا ۔ فی الفور ان کے دل میں خیال گذرا ۔ کہ افسوس آج جوہر دکھانے کا موقعہ نہ ملا ۔ میرے ارد گرد دو انصاری بچے کھڑے ہیں ۔ اور وہ بھی ناتجربہ کار ۔ وہ اسی ادھیڑ بن میں تھے ۔ کہ دائیں طرف کے بچے نے کہنی لگائی ۔ گویا کہ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا چنانچہ جب وہ اسکی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا کہ میں آپ کے کان میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں ۔ تاکہ میرا دوسرا ساتھی اسے نہ سن لے ۔ جب انہوں نے اپنا کان اس کی طرف جھکایا ۔ تو اس نے پوچھا ۔ چچا وہ ابوجہل کونسا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر دکھ اور تکالیف دیا کرتا تھا ۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس سے بدلہ لوں ۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ ابھی اسکی یہ بات ختم نہ ہوئی تھی کہ میرے بائیں پہلو میں کہنی لگی اور میں اپنی بائیں طرف والے بچہ کی طرف جھک گیا ۔ اس نے بھی وہی الفاظ کہے جو پہلے بچہ نے کہے تھے ۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں ۔ کہ باوجود تجربہ کار سپاہی ہونے کے میرے دل کے کسی گوشہ میں بھی یہ خیال نہ گذرا تھا ۔ کہ ابوجہل جو فوج کا کمانڈر تھا ۔ میں اسے مار سکتا ہوں ۔ میں نے انگلی اٹھائی اور ان دونوں لڑکوں کو بتایا کہ وہ سامنے جو شخص خود پہنے زرہ میں چھپا ہوا کھڑا ہے ۔ اور جس کے سامنے مضبوط اور بہادر جرنیل ننگی تلواریں لئے کھڑے ہیں ۔ وہ ابوجہل ہے ۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف بیان فرماتے ہیں ۔ کہ ابھی میری انگلی جو اشارہ کر رہی تھی نیچے نہ جھکی تھی ۔ کہ جیسے باز چڑیا پر حملہ کرتا ہے اسی طرح وہ دونوں انصاری بچے کفار کی صفوں کو چیرتے ہوئے ابوجہل کی طرف لپکے ۔ ابوجہل کے آگے اس کا بیٹا عکرمہ جو بڑا بہادر اور تجربہ کار جرنیل تھا کھڑا تھا ۔ مگر یہ انصاری بچے دیکھتے دیکھتے ابوجہل پر حملہ کرنے کیلئے کفار کی صفوں کو چیرتے ہوئے عین پہرہ داروں تک جا پہنچے اور پہرہ داروں پر دباؤ ڈالتے ہوئے ابوجہل پر جا گرے ۔ اور جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی کفار کے کمانڈر کو جا گرایا ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں جنگ کے آخری وقت میں وہاں پہنچا ۔ جہاں ابوجہل جانکندنی کی حالت میں پڑا ہوا تھا میں نے اسے مخاطب کیا اور پوچھا کیسے مزاج ہیں اس نے جواب میں کہا کہ میں تو مر رہا ہوں ۔ مگر

ہم بڑی حسرت سے مر رہا ہوں ۔ اور کہا کہ افسوس ہے ۔ کہ دل کی حسرت نکالنے سے قبل ہی انصار کے دو لڑکوں نے مجھے گھائل کر دیا ۔ مکہ کے لوگ انصار کو بہت حقیر سمجھتے تھے ۔ اس لئے کہ انہیں جنگ سے کوئی مناسبت نہ تھی اس لئے ابوجہل نے افسوس کے ساتھ اس واقعہ کا ذکر کیا ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے پھر اس نے کہا ۔ کہ میں اس قدر شدید تکلیف میں ہوں ۔ کہ مجھ پر تمہارا احسان ہوگا ۔ کہ اگر تلوار کی دھار سے تم میرا خاتمہ کر دو ۔ مگر میری گردن ذرا لمبی کاٹنا ۔ کہ جرنیل کی یہ علامت ہوتی ہے ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کی یہ بات تو مان لی ۔ کہ اسے دکھ سے بچا لیا ۔ اور اسے قتل کر دیا ۔ مگر انہوں نے ٹھوڑی کے پاس سے اس کی گردن کو کاٹا ۔ گویا مرتے وقت اس کی یہ حسرت بھی پوری نہ ہوئی ۔ اب جائے تدبر ہے ۔ کہ کس قدر وضاحت سے "یلیتنی کنت ترابا" کی پیشگوئی پوری ہوئی ۔ وہ ابوجہل جس کے رعب و دبدبہ سے اہل مکہ کانپتے تھے ۔ جس نے اپنی شوکت و عظمت کے اظہار میں نہ صرف خدا کے پیارے نبی کو ہر قسم کی اذیتیں اور تکلیفیں پہنچائیں ۔ بلکہ اس کے مظالم سے ہر مسلمان کا عرصۂ حیات تنگ تھا ۔ حکومت جتھے اور اکثریت کے گھمنڈ میں مسلمانوں کے ساتھ جو اقلیت میں تھے ۔ جو جو کچھ اس نے سلوک کئے ۔ ان واقعات سے تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں ۔ مگر جنگ بدر کے دن جب وہ دو بچوں کے ہاتھوں زخموں سے گھائل ہو کر گر پڑا ۔ تو کیا گذشتہ تمام واقعات ایک ایک کر کے اس کے آنکھوں کے سامنے سے نہ گذرے ہوں گے ۔ اور کیا وہ خون کے آنسو نہ رویا ہو گا ۔ اور حسرت کے ساتھ اس کے منہ سے "یلیتنی کنت ترابا" کے الفاظ نہ نکلے ہوں گے ۔ کہ کاش اس حادثہ کے ظہور سے قبل ہی میں مٹی ہو چکا ہوتا ۔ اور اس ذلت و نکبت اور ندامت کا نظارہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتا ۔

صدر سنگمن ری نے ملک بھر میں مارشل لاء نافذ کرنے کے بعد

اقوام متحدہ کو الٹی میٹم دے دیا

سیئول ۷ رجون ۔ جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری نے کمیونسٹوں اور اقوام متحدہ کے درمیان صلح کے سوال پر جو ہنگامہ برپا کیا تھا ۔ وہ آج انتہائی شدید صورت اختیار کر گیا ۔ جب کہ صدر سنگمن ری نے سارے جنوبی کوریا میں مارشل لاء کا اعلان کرنے کے بعد اقوام متحدہ کو الٹی میٹم دے دیا ۔ کہ اگر صلح کے سلسلہ میں ان کی تجاویز نہ مانی گئیں ۔ تو وہ جنوبی کوریا کی فوجوں کو فوراً شمالی کوریا کی طرف پیش قدمی کا حکم دے دیں گے ۔ جنوبی کوریا کی حکومت نے یہ بھی اعلان کیا ۔ کہ اگر کمیونسٹوں اور اقوام متحدہ کے معاہدہ صلح کے تحت بھارتی فوج جنگی تبدیلیوں کی نگرانی کے لئے جنوبی کوریا پر اتری ۔ تو جنوبی کوریا بھارت کے خلاف اعلان جنگ کر دے گا ۔ اس سلسلہ میں عنقریب نیشنل اسمبلی ایک قانون پاس کر رہی ہے ۔ جس میں حکومت کو بھارت کے خلاف جنگ کا اعلان کرنے کی اجازت دی جائیگی ۔ آج صبح رائٹر نے خبر دی تھی ۔ کہ جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری نے سارے ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی صدر نے جنوبی کوریا کے تمام فوجیوں کی رخصت منسوخ کر دی ۔ اور جو چیدہ فوجی جرنیل امریکہ جانے والے تھے ۔ انہیں حکم دیا ہے ۔ کہ وہ اپنا دورہ امریکہ منسوخ کر دیں ۔ جنوبی کوریا کا چیف آف سٹاف آج کل امریکہ میں ہے ۔ اس کے علاوہ بہت سے بحری ہوائی اور بری فوج کے افسر بھی امریکہ میں ہیں ۔ ان سب کو فوراً واپس آنے کا حکم دے دیا گیا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی آج کی تازہ ترین اطلاعات میں بتایا گیا ہے ۔ کہ کوریا میں کمیونسٹوں اور اقوام متحدہ کے درمیان صلح کے معاہدہ کی تمام شرائط طے ہو گئی ہیں ۔ دو ایک دن میں معاہدہ کے متعلق اور اس کے دو تین روز بعد شرائط کا سرکاری اعلان جاری کر دیا جائیگا ۔ اس سے پہلے صدر سنگمن ری نے آج کہا تھا ۔ کہ کوریا میں صلح کی جو شرائط اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں نے طے کی ہیں ۔ انہیں وہ منظور نہیں لہذا جنوبی کوریا اب اکیلے ہی کوریا میں کمیونسٹوں کے خلاف جنگ جاری رکھے گا ۔ صدر سنگمن ری نے یہ پیغام سے جہاں صلح کی گفت و شنید ہوئی ہے ۔ اپنے فوجی مبصروں کو بھی واپس بلانے کا اعلان کر دیا ہے ۔ ایک سرکاری ترجمان نے اس فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ۔ کہ موجودہ حالات میں جنوبی کوریا کے فوجی مبصروں کی موجودگی قطعی غیر ضروری ہے ۔ رائٹر نے اطلاع دی ہے ۔ کہ سنگمن ری نے اقوام متحدہ کو الٹی میٹم دیا ہے ۔ کہ اگر ان کی جوابی تجاویز نہ کی گئیں ۔ تو جنوبی کوریا کی فوجیں عارضی صلح کے بعد بھی شمالی کوریا کے خلاف جنگ جاری رکھیں گی ۔ جنوبی کوریا کے قائم مقام وزیر اعظم نے آج بتایا ۔ کہ صدر امریکہ مسٹر آئزن ہاور نے جنوبی کوریا کے صدر کی تجاویز کا جو جواب دیا ہے ۔ وہ تسلی بخش نہیں ہے ۔ اقوام متحدہ کے باخبر حلقوں کا بیان ہے ۔ کہ سنگمن ری کی گڑبڑ کے باوجود ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر کمیونسٹوں اور اقوام متحدہ کی شرائط صلح کا اعلان کر دیا جائیگا ۔

پاکستان میں جعلی بھارتی نوٹ چلانے والے گروہ کا انکشاف

کراچی ۷ جون :- پولیس ان بھارتی ایجنٹوں کی تلاش کر رہی ہے۔ جو وسیع پیمانے پر پاکستان بھر میں لاکھوں روپے کے بھارتی جعلی نوٹ چلا کر پاکستانی کرنسی اور پاکستانی غلہ بھارت بھیج رہے ہیں۔ پولیس کو بکثرت یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ بھارتی ایجنٹ اپنے ساتھ بھارت کے جعلی نوٹ لاتے ہیں اور خود کو ملک کی بڑی بڑی کمپنیوں، فرموں اور ملوں کا مالک بتاتے ہیں۔ ان کے ٹھاٹ باٹ اور بڑے بڑے ہوٹلوں میں ان کی رہائش سے مرعوب ہونے والوں کو وہ لاکھوں روپے کے بھارتی جعلی نوٹ دے کر پاکستانی نوٹ وصول کر لیتے ہیں

پولیس کی اطلاع کے یہ ایجنٹ جب بھارتی نوٹ دیتے ہیں تو بتاتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ کرنسی ناجائز طور پر پاکستان میں درآمد کی گئی ہے اس لئے وہ بنک کے ذریعہ اس کا مبادلہ کرنا چاہتے ہیں یہ خطرناک ایجنٹ اپنے "گاہک" سے اس اندیشہ کا بھی اظہار کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ بنک میں پہنچیں گے تو سی آئی ڈی اتنی بڑی بھارتی رقم اور ان کی بھارتی حیثیت دیکھ کر گرفتار کر لے گی۔ اس لئے سستا کم شرح پر ان سے بھارتی نوٹ لے لئے جائیں۔ بتایا جاتا ہے کہ پاکستانی گاہک اس سودے کو ایک نعمت سمجھ کر فوراً طے کر لیتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق اس قسم کے سودے اندرون سندھ زیادہ ہوئے ہیں۔ جہاں پاکستانی اور بھارتی کرنسی کے مبادلہ کا کوئی معقول بندوبست نہیں ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بھارتی اسمگلروں نے غلہ کے عوض بہت سے پاکستانی اسمگلروں کو بھارت کے لاکھوں روپے کے جعلی نوٹ دے دیئے ہیں۔

اٹلی میں عام انتخابات شروع ہوگئے

روم ۷ جون :- آج اٹلی میں عام انتخابات شروع ہو گئے۔ عام اندازہ یہ ہے کہ انتخابات میں کمیونسٹوں اور سرکاری جماعتوں میں زبردست مقابلہ ہوگا۔

سنگمن ری کے اعتراضات کو نظر انداز کیا جائیگا

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کا فیصلہ

لندن ۷ جون :- معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم نے متفقہ طور پر کمیونسٹوں سے پالیسی طے کر لی ہے۔ دولت مشترکہ کی یہ پالیسی مسٹر چرچل کی تیار کردہ ہے۔ اس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ نے کوریا میں عارضی صلح کے لئے جو جوابی تجاویز پیش کی ہیں۔ ان کو فوراً تسلیم کر لیا جائے۔ تاکہ کوریا میں عارضی صلح کے معاہدے پر دستخط کئے جا سکیں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ کوریا میں عارضی صلح کی تجاویز کے متعلق جنوبی

تین طیارے تباہ ۔ امریکی ہلاک و زخمی

تونس ۷ جون :- آج تونس میں تین ہوائی حادثے ہوئے۔ جن میں دو امریکی ہلاک اور پانچ زخمی ہو گئے بتایا گیا ہے کہ ایک جگہ دو امریکی طیارے تباہ ہوئے۔ تیسرا طیارہ امدادی جماعت لے کر جا رہا تھا وہ بھی تباہ ہو گیا۔

ڈاکٹر رالف بنشے کے خلاف تحقیقات

امریکہ کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لینے کا الزام

بالٹی مور ۷ جون :- میری لینڈ کے ڈیموکریٹ ممبر کانگرس مسٹر ایڈم پاول نے جو نیگرو ہیں یہاں تقریر کرتے ہوئے یہ سنسنی خیز انکشاف کیا کہ امریکہ کے خلاف سرگرمیوں کی تحقیقات کرنے والی کمیٹی ڈاکٹر رالف بنشے کے متعلق تحقیقات کر رہی ہے اس کا مطلب ہے کہ امن عالم کا نوبل پرائز حاصل کرنے والے امریکی شہری ڈاکٹر بنشے پر امریکہ کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لینے کا الزام ہے۔ ڈاکٹر بنشے نے اسرائیل اور عربوں میں مفاہمت کی کوشش کی تھی۔ وہ اب بھی اقوام متحدہ کے عملہ میں ہیں اور امن کا نوبل پرائز حاصل کر چکے ہیں متعلقہ کمیٹی کے ارکان اور خود ڈاکٹر بنشے نے کہا کہ انہیں اس واقعہ کی کوئی اطلاع نہیں کہ ان کے خلاف اس قسم کی تحقیقات ہو رہی ہے۔

دریائے برہم پترا میں طغیانی آگئی

ڈبرو گڑھ ۷ جون :- شدید بارش کے باعث گذشتہ ہفتے سے برہم پترا میں طغیانی آرہی ہے دریا کی سطح میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ دریا کا پانی کنارہ کاٹنے کے بعد چائے کے باغات کے دو ایکڑ رقبے کو تباہ کر چکا ہے۔ اور اب یہ ڈبرو گڑھ کی بڑی سڑک پر حملہ کرنے والا ہے۔

کوریا کے صدر سنگمن ری نے جو اعتراضات کئے ہیں۔ ان کو نظر انداز کر دیا جائے۔

شکریہ!

(از مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز)

میرے اکلوتے بچے عزیز حمید اللہ کی اچانک حادثے سے وفات پر جو ۹ مئی ۱۹۵۳ء دوپہر کے وقت بمقام بدوملہی ہوئی۔ بزرگان کرام اور بھائی بہنوں نے زبانی اور بذریعہ تار و خطوط اظہار ہمدردی فرما کر میرے بار غم کو ہلکا کرنے کی سعی فرمائی ہے۔ سب کے لئے میرے سینہ دل سے جذبات امتنان نکل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنے بیشمار فضل نازل فرمائے۔ اور اس مواساۃ کا بہترین اجر بخشے۔ آمین۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ فرداً فرداً سب لکھنے والوں کو جواب تحریر کروں۔ جس کے لئے سفر پر ہونے کے باعث موقع نہیں پا سکا سر دست فی الحال ان سطور کے ذریعہ اپنی طرف سے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے جملہ احباب کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

اکثر احباب اس حادثہ کی تفصیل دریافت فرماتے ہیں۔ اس لئے اختصار کے ساتھ تحریر ہے کہ عزیز حمید اللہ ۹ مئی ۱۹۵۳ء کو صبح ۹ بجے کے قریب گھر سے نزدیک ہی ایک حلوائی کی دوکان کے پاس گیا جس کے پاس عموماً پہلے بھی جایا کرتا تھا، دوکان کے اندر گرم دودھ کی کڑاہی رکھی تھی۔ بچہ نے الٹے پاؤں پیچھے ہٹا۔ اور کڑاہی سے ٹھوکر کھا کر اس کے اندر گر گیا۔ گرم دودھ سے قریباً ساری جلد جل گئی۔ (سوائے چہرہ دونوں پاؤں اور دائیں ٹانگ کے) اسی وقت ہسپتال پہنچایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب انچارج نے ہمدردی سے پٹی وغیرہ کی۔ لیکن ۳ گھنٹہ کی بے قراری اور جلن کے بعد بچہ کا قلب کام کرنے سے رہ گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب کرام سے التماس ہے۔ کہ رمضان المبارک کے بابرکت آخری ایام میں متعلقین کے صبر جمیل اور اجر الجزیل کیلئے دعا کریں۔ عزیز کی تاریخ پیدائش ۲۳ مارچ ۱۹۴۹ء تاریخ وفات ۹ مئی ۱۹۵۳ء

بمقام لاہور | بمقام بدوملہی

عمر چار سال ڈیڑھ ماہ:- ذیل کی رباعی میں سے "صغر سنی کی رحلت" سے تاریخ وفات نکلتی ہے

حمید اللہ عزیز جان اعجاز — قضا را اجل لبا معصوم جسل کر
کہا ہاتف نے یہ سن کر بصد حیف — "صغر سنی کی رحلت" تھی مقدر

۹ مئی ۱۹۵۳ء

سب دوستوں کا شکر گذار، اور اللہ تعالیٰ سے عفو و رحم کا طلبگار۔ خاکسار عبداللہ اعجاز

قاہرہ ۷ جون:- جنرل محمد نجیب نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ نہر سویز کی آئندہ حیثیت کے بارے میں دو ہفتہ کے اندر اندر فریقین میں کوئی بات چیت ہونے والی ہے۔

جماعت احمدیہ کا مسلک اور فرض بقیہ صفحہ ۳

یہی مراد رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تھی۔ جب آپ نے فرمایا۔ کہ جب ایمان گویا ثریا کے ساتھ جا کر معلق ہو جائیگا۔ تو ابنائے فارس میں سے ایک شخص ایمان کو اس بلندی سے بھی زمین پر اتار لائے گا

قرآن کریم سرچشمۂ ہدایت۔ جامع علوم اور آخری اور غیر متبدل شریعت ہے۔ کوئی حصہ اس کا منسوخ نہیں ہوگا۔ اس کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ لیکن جب وہ ہدایت جو قرآن کریم کے اندر موجود ہے۔ انسانوں کی نظروں سے اوجھل ہو۔ اور زمانہ زبانِ حال سے پکار پکار کر اس ہدایت کو طلب کر رہا ہو۔ تو ضرور جانو کہ اللہ تعالےٰ کی ربوبیت اور رحمانیت نے جو ہر وقت جاری ہیں۔ اس ہدایت کو اور اس ہدایت کی گوناگوں اور تشفی بخش حکمتوں کو کھول کر واضح کر دینے کا سامان ضرورت کے ظاہر ہونے سے پہلے کر دیا ہے۔ اور وہ سامان تسلی بخش۔ موجب اطمینان اور حیات انسانی پر انقلاب وارد کرنے والا تبھی ہو سکتا ہے۔ جب اس کی اپنی بنیاد اللہ تعالےٰ کے مصفّٰی اور شفا بخش کلام پر ہو۔

دوسرے ادیان اپنی موجودہ شکل میں انسان کی بنیادی۔ جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی ضرورتوں کو پورا کرنے کا سامان اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اس لئے ان کے اندر کلام الٰہی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ جس باغ کے پودے مرجھا چکے۔ اس باغ کی آبیاری کی باغبان کو فکر نہیں ہوتی۔ اور وہ اس کے تردّد میں نہیں پڑتا۔ اُس باغ کی آبیاری کی فکر باغبان کو ہوتی ہے۔ جس کے درخت زندہ اور پھل لانے والے ہوتے ہیں۔ آج اسلام اور قرآن کریم ہی ضروریات انسانی کے لئے ایک زندہ اور ثمر آور باغ ہیں۔ پس ان کی آبیاری بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے لازم ہے۔ اور یہ آبیاری بوقت ضرورت وحیٔ الٰہی کے ذریعہ ہوتی رہتی ہے۔ یہی آبیاری کا سلسلہ جس کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون (یقیناً یہ ہدایت ہم ہی نے نازل کی ہے۔ اور اس کی لفظی اور معنوی حفاظت کے بھی ہم ہی ذمہ دار ہیں) میں فرمایا۔ ظلی نبوت ہے۔ جو خاتم النبیین کا جاری فیض اس امت کے لئے ہے۔ اور جو قاطع ثبوت اس امر کا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم یقیناً خاتم النبیین ہیں۔ باقی سب نبوتیں اور سب نبی ختم ہو گئے۔ صرف خاتم النبیینؐ کی شریعت اور ہدایت اور نبوت زندہ اور جاری ہے۔ دوسرے انبیاءؑ کے سلسلے ختم ہونے والے تھے۔ اور ختم ہو گئے۔ اِس زندہ نبیؐ کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس جامع جمیع کمال اور خاتم کمالات انسانی کو وہ قوتِ قدسی اور وہ فیض روحانی عطا فرمایا۔ اور ایسا نور بخشا۔ جس کے پرتو سے اُس کی امّت کی روحانی ہدایت کا سلسلہ تا قیامت محفوظ ہو گیا۔ اور زندہ آسمانی نشانوں کا سلسلہ اس امت میں جاری ہو گیا۔ جس کے ذریعہ یہ امّت ہمیشہ یقین کامل کی بنیاد کو محکم اور استوار رکھ سکے گی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً طیباً۔ (باقی)

میجر جنرل رضا نے کوانتن پراجیکٹ کا معائنہ کیا

پیکنگ ۷ جون۔ ہز ایکسی لینسی میجر جنرل این۔ اے۔ ایم رضا سفیر پاکستان برائے چین نے حمیہ کو دریائے ہن تنگ پر کوانتن ریز دوائر پروجیکٹ کا معائنہ کیا۔ مذکورہ ریز دوائر پیکنگ سے ۱۳۰ میل کے فاصلہ پر بنایا جا رہا ہے۔

مسٹر بی احمد کو ایڈیشنل جج مقرر کر دیا گیا

کراچی ۸ جون۔ گورنر جنرل نے مسٹر جسٹس بدیع الزمان احمد کو جو اس وقت مشرقی بنگال کے ہائی کورٹ میں قائم مقام جج ہیں۔ مذکورہ ہائی کورٹ کا ایڈیشنل جج مقرر کیا ہے۔ موصوف اپنے عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے ۲۸ نومبر ۱۹۵۳ء تک اس عہدہ پر فائز رہیں گے۔

جب تک کشمیر اور نہری پانی کے تنازعات طے نہیں ہو جاتے پاکستان اور ہندوستان میں باہمی تحفظ کا کوئی معاہدہ نہیں ہو سکتا

وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا بیان

کراچی ۸ جون۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان میں اس وقت تک باہمی تحفظ کا کوئی معاہدہ نہیں ہو سکتا جب تک کشمیر اور نہری پانی کے تنازعات طے نہیں ہو جاتے امریکہ کے مشہور اخبار بالٹی مور سن کے نامہ نگار سے ملاقات کے دوران میں انہوں نے بتایا کہ اس وقت کشمیر کی صورت حال بے حد خراب ہے۔ اور نازک ہونے کی حد تک پہنچ گئی ہے۔ اس کے جنوبی حصہ میں جموں کی ایجی ٹیشن زور پکڑ رہی ہے۔ اور اس کی شمالی سرحد پر کمیونسٹوں کی سرگرمیاں جاری ہیں

بات چیت جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے دو بڑے مقصد ہیں۔ ایک یہ کہ اسلامی ملکوں سے قریبی اتحاد اور تعلق پیدا کرنا۔ دوسرے جو علاقے خود مختاری کے حصول کے لئے کوشش کر رہے ہیں انہیں خود مختاری دلانے میں مدد دینا۔

وزیر اعظم کی پریس کانفرنس بقیہ صفحہ ۱

مسٹر محمد علی نے کہا کہ میں اور پنڈت نہرو واپسی پر قاہرہ بھی ٹھہریں گے۔ اور اینگلو مصری تنازعہ جلد سے جلد طے کرنے کیلئے۔ اپنا اثر استعمال کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے پھر یہ بات دہرائی کہ پاکستان کو مشرق وسطےٰ کی مجوزہ دفاعی کمان میں شرکت کیلئے کوئی دعوت نہیں ملی۔ لیکن اسے اس علاقہ کے دفاع سے دلچسپی ضرور ہے۔ آپ نے کہا جغرافیائی محل وقوع کی وجہ سے پاکستان کو مشرق وسطےٰ اور جنوب مشرقی ایشیا کی سلامتی سے گہرا تعلق ہے۔ اگر پاکستان کو مشرق وسطےٰ کی دفاعی تنظیم میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ تو پاکستان اس نقطۂ نظر سے اس پر غور کرے گا۔ کہ اس میں شرکت سے کیا فائدہ ہے اور کیا نقصان۔ آپ نے کہا دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی بات چیت میں کوئی بڑا اختلاف رونما نہیں ہوا۔ جو مسئلے اس کانفرنس میں رکھے گئے تھے۔ ان میں عام اتفاق رائے ہو گیا۔ گو کئی امور میں چھوٹے چھوٹے اختلاف بھی موجود تھے۔ کانفرنس میں وزرائے اعظم کی اکثریت کی رائے یہ تھی کہ عارضی صلح کے بعد چین کو اقوام متحدہ میں شامل کر لیا جائے۔ عام خیال یہ بھی تھا کہ عارضی صلح کے بعد جنرل اسمبلی کا جو اجلاس طلب کیا جائے۔ اس میں چین کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے۔ آپ نے کہا کہ اس کے باوجود یہ کانفرنس تمام ممبروں کی اکثریت کی رائے کی پابند نہیں ہے اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ تمام ممبر اس رائے کی حمایت کریں گے یا نہیں۔ کہ چین کو اقوام متحدہ میں شریک کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔ لیکن جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے وہ اسی امر کا حامی ہے کہ چین کو اقوام متحدہ کی ممبری حاصل ہو جائے مسٹر محمد علی نے کہا کہ میری ڈاکٹر ملان سے جنوبی افریقہ میں نسلی پالیسی کے متعلق کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ آپ نے کہا کہ لنکا کے وزیر اعظم مسٹر سینا نائیکے ستمبر میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔ پاکستان کے آئین کے متعلق آپ نے کہا کہ نئے آئین کا فیصلہ کرنا دستور ساز اسمبلی کا کام ہے۔

جنگی قیدیوں کے متعلق سمجھوتہ بقیہ صفحہ ۱

کی تعداد جن کو قیدیوں کے سمجھانے بجھانے پر مقرر کیا جائے گا۔ ایک ہزار قیدیوں پر پانچ سے کم اور سات سے زیادہ نہ ہوگی۔ سمجھانے بجھانے کی تمام کارروائی غیر جانبدار کمیشن اور قیدیوں کو حراست میں لینے والی طاقت کے ایک ایک نمائندہ کے سامنے ہوگی۔ سیاسی کانفرنس کے دوران میں بھی قیدیوں کی نگرانی کمیشن کے ذمہ ہوگی۔ جانبین کے نمائندے کمیشن کے کام کو دیکھ سکیں گے۔ اسی طرح پریس کو بھی تمام کارروائی دیکھنے اور اس کے متعلق رپورٹیں بھیجنے کی آزادی حاصل ہوگی۔ سمجھانے بجھانے والے نمائندے اپنے ساتھ ریڈیو کا سلسلہ بھی رکھ سکیں گے۔ اور بھارت ریڈ کراس کی امداد بھی بہم پہنچائے گا ادھر جنرل اسمبلی کے صدر مسٹر پیرسن نے اعلان کیا ہے۔ کہ عارضی صلح پر دستخط ہونے کے معاً بعد جنرل اسمبلی کا اجلاس طلب کیا جائے گا۔